سوال

(387)خاوند کی اجازت کے بغیر اس کی جیب سے پیسے لینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے گھر میں اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے۔ اس کے باوجود میرے خاوند گھریلو اخراجات کے متعلق بہت تنگ کرتے ہیں۔ایسے حالات میں مجھے شرعاًاجازت ہے۔کہ میں گھریلو اخراجات کےلئے اپنے خاوند کی جیب سے اس کی اجازت کے بغیر پیسے نکال لوں۔ (ایک خاتون۔۔۔ملتان)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نکاح کے بعد بیوی کے جملہ اخراجات کی زمہ داری خاوند پر عائد ہوتی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:''خوشحال کو چاہیے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق اخراجات پورے کرے۔اور تنگ دست اللہ کی دی ہوئی حیثیت کے مطابق خرچہ دے۔''(65/اطلاق:7)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس بات کی تلقین فرمائی ہے۔حدیث میں ہے:'' بیوی کے کھانے پینے اور لباس وغیرہ کے اخراجات تمہارے زمے ہیں۔''(صحیح مسلم :الحج 2950)

ان اخراجات میں کھانا پینا علاج رہائش اور لباس وغیرہ شامل ہے خاوند کی زمہ داری ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق ان اخراجات کو پورا کرے۔اگر وہ ان اخراجات کی ادائیگی سے پہلوتہی کرتا ہے۔یا بخل سے کام لے کر پورے ادا نہیں کرتا تو بیوی کو یہ حق پہنچتا ہے۔کہ وہ کسی بھی طریقہ سے خاوند کی آمدن سے انہیں پورا کرسکتی ہے۔جیساکہ حضرت ھند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سےاپنے خاوند کے متعلق شکایت کی کہ میرا خاوند ابو سفیان گھریلو اخراجات پورے طور پر ادا نہیں کرتا تو کیا مجھے اجازت ہے۔کہ میں اس کی آمدن سے اتنی رقم اس کی اجازت کے بغیر لے لوں جس سے گھر کا نظام چل سکے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛''ہاں!اس کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر اتنا لے سکتی ہو جس سے معروف طریقے کے مطابق تیری اور تیری اولاد کی گزرا اوقات ہوسکے۔یعنی گھر کا نظام چل سکے۔''(صحیح بخاری :النفقات 5364)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے:

''اگر خاوند اخراجات پورے نہ کرے تو بیوی کےلئے جائز ہے کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے اس قدر لے لے جس سے معروف طریقے کے مطابق اہل خانہ کا گزارہ ہوسکے۔''مندرجہ بالا احادیث کے پیش نظر اگر خاوند گھریلو اخراجات کی ادائیگی میں کنجوسی کرتا ہے۔تو بیوی کی ضروریات کو پورا کرنے کےلئے اس کی اجازت کے بغیر اس کے

مال سے اتنی رقم لے سکتی ہے۔جس سے گھر کا نظام چل سکے۔لیکن یہ اجازت صرف ضروریات کے لئے ہے۔فضولیات کے لئے نہیں نیز اگر ایسا کرنے سے بیوی خاوند کے درمیان اختلاف اور تعلقات کے کشیدہ ہونے کا اندیشہ ہے۔تو اس طریقے سے اخراجات پورے نہیں کرنے چاہیے۔کیونکہ بیوی خاوند کے تعلقات کی استواری مقدم ہے۔اس بات کا فیصلہ بیوی خود کر سکتی ہے۔کہ ایسا کرنے سے تعلقات تو خراب نہیں ہوں گے۔بہر حال ایسے حالات میں ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بیوی کو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے اس قدر رقم لینے کی شرعا اجازت ہے۔جس سے معروف طریقہ کے مطابق گزر اوقات ہو سکے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:399